Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳/ ۷۸ نمبر ۲۵۱ سوموار ۲۲۔ جمادی الاول ۱۴۱۴ھ ۸۔ نبوت ۱۳۷۲ ہش ۸۔ نومبر ۱۹۹۳ء

بدی کے اصل محرک کو دور کیا جائے

جب تک شرارتوں اور گناہوں کی ماں اور جڑ دور نہ ہو تب تک کسی نیکی کی امید نہیں ہو سکتی۔ اور تا وقتیکہ اصل جڑ اور اصل محرک بدی کا دور نہ ہو۔ فروعی بدیاں بکلی دور نہیں ہو سکتیں جب تک بدیوں کی جڑ نہ کاٹی جائے تب تک وہ اور بدیوں کو اپنی طرف کھینچیں گی اور دوسری بدیاں اپنا پیوند اس سے رکھیں گی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دن بہت ہی نازک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے غضب سے سب کو ڈرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا، مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوّت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچّی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۷۴۔۱۷۵)

درخواست دعا

○ محترمہ صاحبزادی امتہ المجید بیگم صاحبہ رقم فرماتی ہیں۔

میری بیٹی عزیزہ ساجدہ بیگم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب ہارٹلے پول انگلستان کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ درمیان میں افاقہ ہو کر پھر بیماری حملہ آور ہوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیزہ کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

ولادت

○ مکرم مولانا محمد منور صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

برادرم محترم شیخ عمری عبیدی صاحب آف دارالسلام۔ تنزانیا کے فرزند اکبر عزیزم شیخ بکر عبید صاحب مربی سلسلہ کے ہاں ۲۳۔ اگست ۱۹۹۳ء کو پہلی بچی تولد ہوئی ہے۔ جناب شیخ بکر عبید صاحب نے تمام احباب جماعت۔ بالخصوص اہل ربوہ کو سلام لکھا ہے۔ اور درخواست کی ہے کہ جملہ احباب و خواتین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو تقویٰ کی باریک راہوں پر گامزن رہنے کی توفیق دے اور اسے ملک و ملت کی مخلص خادمہ بنائے۔

○ میری نواسی عطیتہ الغفور صاحبہ اہلیہ عزیزم نعیم احمد صاحب اظہر۔ مربی سلسلہ کے ہاں ۱۳۔ ستمبر ۱۹۹۳ء کو پہلا بیٹا تولد ہوا ہے۔ پیارے آقا نے بچے کا نام "تابش نعیم" عطا فرمایا ہے اور اسے وقف نو کی سکیم میں قبول فرما لیا ہے۔

○ عزیزم تابش نعیم لکھن پورہ' لاہور۔ کے جناب ڈاکٹر سلیم احمد صاحب کا پوتا اور عزیزم

باقی ص ۷ پر

بچپن میں تربیت کی طرف توجہ دینا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

پس جب تک بچپن میں تربیت کامل نہ ہو۔ آئندہ نسل اخلاق فاضلہ نہیں سیکھ سکتی اور نہ وہ "دین حق" اور احمدیت کے حامل ہو سکتے ہیں۔ بچوں کو بچپن میں ہی خدا کے متعلق' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق' حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور امام جماعت کے متعلق کچھ کچھ واقفیت کرانی چاہئے۔ سلسلہ کے نظام کا مختصر نقشہ ان کے ذہنوں میں قائم کرنا چاہئے۔ یہ مت سمجھو کہ بچے سمجھتے نہیں۔ وہ بات کو خوب سمجھتے ہیں پچھلے دنوں ہم دریا پر گئے۔ ایک مہمان عورت کی لڑکی میرے پاس آئی اس کی باتیں بہت پیاری معلوم دیتی تھیں۔ اور بعض دفعہ بہت سنجیدگی سے وہ باتیں کرتی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا۔ تم کس کی بندی ہو۔ کہنے لگی۔ میں خدا کی بندی ہوں۔ پھر میں نے پوچھا مرید کس کی ہو۔ جواب دیا خدا کی۔ میری لڑکی امتہ العزیز یہ سن کر ہنس پڑی۔ میں نے اس سے پوچھا۔ تم کیوں ہنسی ہو۔ کہنے لگی۔ یہ کہتی ہے۔ میں مرید خدا کی ہوں۔ میں نے اس سے پوچھا۔ بتاؤ تم کس کی مرید ہو۔ تو اس نے بڑے زور سے کہا۔ میں ابا جان کی۔ چونکہ اس کے کان میں یہ بات پڑتی رہی ہے اس لئے وہ اس لڑکی سے یہ سن کر کہ میں خدا کی مرید ہوں۔ سمجھ گئی کہ اس نے غلط کہا ہے تو یہ بات صحیح نہیں کہ بچہ سمجھ نہیں سکتا جس قسم کی بات بچے کے کان میں ڈالی جائے وہ اپنی استعداد کے مطابق سمجھ اور سیکھ سکتا ہے۔ اگر اس کے ذہن میں دین کی۔ سلسلہ کی مختصر باتیں ڈالی جائیں تو بچہ ان کو اپنے ذہن میں قائم رکھ سکتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم اگر بچپن میں بچے کی تربیت نہیں کرتے صرف اس خیال سے کہ تم نیک ہو اور وہ بھی نیک ہو جائیں گے۔ تو اس طرح تم اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ کلام الہیٰ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے تم اپنے اہل کے ذمہ دار ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے (-) کہ ہر ایک تم میں سے راعی اور بادشاہ ہے اور وہ اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ بچپن میں تربیت صحیح کے بغیر بڑے ہو کر ان کی اصلاح کی امید رکھنا سخت غلطی ہے دین کی درستی اور اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ظاہر اخلاق درست ہوں۔ اگر بچپن میں ان کے دل میں مقامات مقدسہ کا احترام نہیں وہ ایسے مقامات پر شور اور شر کرتے ہیں اور ماں باپ ان کو ایسی حرکت سے نہیں روکتے تو وہ اس بات کے لئے تیار کر رہے ہیں کہ بڑے ہو کر دینی امور میں وہ تمسخر اور استہزاء سے کام لیں اور ان کے لئے دلوں میں شعائر دین کی کچھ عزت و وقعت نہ رہے۔ پس میں آپ کو اس قسم کی تربیت کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ دشمن بھی یہ سمجھے کہ قوم ایسے اعلیٰ اخلاق کو پہنچ گئی ہے کہ کبھی ہلاک نہیں ہو سکتی۔

(از خطبہ عید ۲۔ جولائی ۱۹۲۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغاسیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۸ / نبوت ۱۳۷۲ھش ۸ / نومبر ۱۹۹۳ء

مشعل راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے' فرماتے ہیں۔ ا۔ دعا کا اصول یہی ہے اللہ تعالیٰ قبول دعا میں ہمارے اندیشہ اور خواہش کے تابع نہیں ہوتا۔

۲۔ بہت سے کام نہایت خوشی سے مبارک سمجھ کر کرتے ہیں اپنے خیال میں ان کا نتیجہ بہت ہی مبارک خیال کرتے ہیں مگر انجام کار وہ ایک غم اور مصیبت ہو کر چمٹ جاتے ہیں۔

۳۔ یہ بات بھی بحضور دل سن لینی چاہئے کہ قبول دعا کے لئے چند شرائط ہوتی ہیں ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مد نظر رکھے اور اس کے غناءِ ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے اور صلح کاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنالے۔

۴۔ بعض اوقات انسان کسی دعا میں ناکام رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دعا رد کردی حالانکہ خدا تعالیٰ اس کی دعا تو سن لیتا ہے اور وہ اجابت بصورت ردہی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے لئے درپردہ اور حقیقت میں بہتری اور بھلائی اس کے ردہی میں ہوتی ہے۔

۵۔ تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو احکام الٰہی کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر احکام الٰہی کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز (احکام الٰہی) تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔

۶۔ مرے دوستوں کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہنا چاہئے کہ اکثر اوقات انسان اہل و عیال اور اموال کی محبت ہاں ناجائز اور بے جا محبت میں ایسا محو ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات اس محبت کے جوش اور نشہ میں ایسے ناجائز کام کر گذرتا ہے جو اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا کر دیتے ہیں۔

۷۔ ہم اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا علم نہ رکھنے کی وجہ سے تکلیف اور مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں۔

جنوں تو بے نیازِ این و آں ہے
خرد سود و زیاں کی پاسباں ہے
کِدھر جاؤں' کسے اپنا بناؤں
مرے ہر گام پر اِک امتحاں ہے

ابوالاقبال

طوفاں اٹھا اٹھا کے سروں سے گذار دو
آفت زدوں کی جان کا صدقہ اتار دو

اپنا ہر ایک وہم یقیں پر کرو نثار
میرے ہر اک خیال کی دنیا سنوار دو

میں جاں بلب بھی ہوں تو ہے منزل نگاہ میں
تم بھی کبھی تو مژدہٗ دیدار یار دو

یہ روز و شب کا سلسلہ بیکراں ہے کیا
صدیاں سکیڑو لمحوں میں صدیاں گزار دو

پابندِ نے نہیں ہے اگر نالہ حیات
ہر حرف و صوت دل کی تہوں میں اتار دو

دو رہگذر کو خار مغیلاں کا حوصلہ
اور آبلوں کو شوخیٔ گفتار یار دو

ہر ہر روش پہ بارش آب زلال ہو
کانٹوں کو پھول' پھولوں کو رنگ بہار دو

ہر سمت' ہر قدم پہ ہے میدان کارزار
دشمن کا اپنے خون سے چہرہ نکھار دو

کشتی میں بیٹھ بیٹھ کے اکتا گیا ہوں میں
منجدھار ہی میں روک کے مجھ کو اتار دو

آزادیٔ ضمیر کی زد میں نسیم آج
ہر سمت شور ہے کہ "مجھے اختیار دو"

نسیم سیفی

حضور انور کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کرکے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضرورت کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی اس خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کردیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کردیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈریس بخدمت خان ذوالفقار علی خان صاحب

از طرف ممبرانِ مجلس نظارت

حضرت خان ذوالفقار علی خان صاحب گوہر حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد کے والد محترم اور برصغیر کے مشہور مسلم رہنما مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کے بھائی تھے۔ آپ جماعت احمدیہ کے ایک فدائی خادم تھے صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اعلیٰ رہے۔ صدر انجمن احمدیہ سے آپ کی فراغت کے موقع پر جو ایڈریس پڑھا گیا اس کا جواب آپ نے دیا وہ الفضل ۱۶۔ اگست ۱۹۳۰ء میں شائع ہوا۔ یہ دونوں حصے ذیل میں پیش ہیں۔ یہ ایڈریس حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے نے پڑھا۔ اس تقریب میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی بھی رونق افروز تھے۔ یہ تقریب ۱۰۔ اگست ۱۹۳۰ء کو مدرسہ احمدیہ کے صحن میں منعقد ہوئی۔

(ادارہ)

مکرم و محترم خان صاحب! جیساکہ آپ کو معلوم ہے۔ اس وقت ہم آپ کو الوداع کہنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اس مجلس میں تشریف لاکر ہمیں عزت بخشی ہے۔ مکرم خان صاحب! آپ ایک عرصہ تک ناظر امور عامہ اور اس کے بعد کئی سال تک ناظر اعلیٰ کے عہدہ پر فائز رہے ہیں۔ اور اب حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ جدائی کا احساس ایک فطری احساس ہے جو ہر انسان کے دل میں کم و بیش پایا جاتا ہے۔ لیکن ایک شخص جس نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ایدہ اللہ کے سیکرٹری کے طور پر دوسرے سیکریٹریوں کی رفاقت اور تعاون میں کام کیا ہو۔ اس کے لئے اپنے رفیق اور خصوصاً سینئر رفیق کی جدائی ایک خاص درد کا احساس رکھتی ہے۔ اور ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ آپ بھی اسی احساس بلکہ اس سے بڑھے ہوئے احساس کے ساتھ ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ کیونکہ آپ کے دل میں اپنے رفقاء کی جدائی کے علاوہ اپنے پیارے امام اور مرکز سلسلہ کی ظاہری جدائی کا احساس بھی طبعاً" درد پیدا کر رہا ہوگا۔

ہمارے لئے بوجہ آپ کے جونیئر رفیق کار ہونے کے مناسب نہیں ہے۔ کہ ہم آپ کے کام کے متعلق کچھ عرض کریں کیونکہ یہ کام درحقیقت بالا افسر نگران کار کا ہوتا ہے نہ کہ جونیئر کارکنوں کا۔ مگر اس موقعہ پر ہم اس بات کے اظہار سے نہیں رک سکتے۔ کہ باوجود بعض موقعوں پر اختلاف رائے ہو جانے کے جو کہ طبعاً" کام کرنے والوں میں ہو جایا کرتا ہے۔ آپ کا وجود ہمارے خیال میں نظام سلسلہ لئے ایک مفید اور بابرکت وجود رہا ہے۔ اور ہم سب اس ہدایت اور رعایت کو دلی قدر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ جو بحیثیت ناظر اعلیٰ کے آپ کی طرف سے ہمیں وقتاً" فوقتاً" پہنچتی رہی ہے۔ اپنا محکمانہ کام کا تجربہ جو آپ نے سرکاری اور ریاست کی ملازمت کے دوران میں حاصل کیا تھا۔ ہمارے دفاتر کے بہت سے مسائل کے طے کرنے میں مفید اور کار آمد ثابت ہوا ہے۔ اور باوجود اس پیرانہ سالی اور بہت سے خانگی تفکرات کے جس شوق اخلاص اور جانفشانی اور شگفتگی سے آپ نے اپنے فرائض کو سر انجام دیا ہے۔ وہ حقیقی تعریف اور شکریہ کا مستحق ہے۔

ہماری دعا ہے۔ کہ جیساکہ آپ کا بھی دلی ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو پھر قادیان میں واپس لاکر اپنے امام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جب تک آپ ہم سے جدا ہیں آپ کو اپنے نئے حلقہ کار میں سلسلہ کی بہتر سے بہتر خدمات بجالانے کی توفیق دے۔

سلامت روی و باز آئی

آخر میں ہم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بصد عجز و انکسار درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ جہاں ہم سے جدا ہونے والے بھائی کے لئے دعا فرمائیں۔ وہاں ہمارے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے سلسلہ کی خدمت اور اپنے امام کی اعانت و اطاعت میں کامل نمونہ بننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سے وہ کام لے جو اس کی اور اس کے مقدس امام جماعت کی رضا و خوشنودی کا موجب ہو۔

(ہم ہیں ممبران مجلس نظارت صدر انجمن احمدیہ قادیان)

جناب خان صاحب کی

جوابی تقریر

آقائی و مرشدی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ مکرم و محترم رفقاء کار اور پیارے بھائیو! دل تو اس وقت بہت کچھ کہنے کو چاہتا ہے مگر میرے قلب کی حالت آپ کو معلوم ہی ہے۔ اس لئے میں جرأت نہیں کرسکتا کہ اپنے جذبات کو ڈھیل دوں آپ کو معلوم ہے۔ میں بہت رقیق القلب ہوں۔ اور ایسے وقت میں جب کہ میں جدا ہو رہا ہوں۔ میری جو حالت ہو سکتی ہے وہ ظاہر ہے۔ جدائی معمولی شناسائی کے بعد بھی دردناک ہوتی ہے۔ کجا اس آقا اور ان رفیقوں اور ان بھائیوں کی جدائی جن کے لئے عزیز سے عزیز رشتہ داروں کو قربان کردینا معمولی بات ہے۔

میں نے کبھی خیال نہ کیا۔ کہ میں سلسلہ کی کسی خدمت کے لائق ہو سکتا ہوں۔ مگر میرے پیارے ہادی اور آقا کی ذرہ نوازی نے مجھے اس قابل بنا دیا۔ کہ میں کچھ نہ کچھ خدمت کرسکوں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ میری زندگی کے سب سے بہترین ایام یہی تھے۔ جو میں نے اپنے رفیق اور شفیق آقا کے ظل عاطفت میں رہ کر گذارے۔ سلسلہ کی خدمت کرنے سے بڑھکر دنیا میں اور کیا خوش قسمتی ہو سکتی ہے۔ دنیا کے کیڑے بن کر اپنے اور اپنے بال بچوں کے پیٹ پالنے کا کام تو حیوان بھی کرتے ہیں۔ اگر ہم نے بھی اتنا ہی کیا۔ تو کیا کیا۔ مگر ہم خدا کے فضل سے ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ ہم میں سے ہر ایک خدا کے دین کی خدمت سب سے مقدم سمجھتا ہے۔ میں تو اپنے آپ کو بہت بد قسمت سمجھتا ہوں۔ کہ میں ایسے وقت میں سلسلہ کی خدمات میں داخل ہوا۔ جب ہمت اور طاقت کم ہو چکی اور پیرانہ سالی نے گھیر لیا تھا۔ اگر ابتدا سے مجھے خدمت کا موقعہ ملتا۔ تو آپ کی طرح میں بھی خدمت کرسکتا۔ مگر (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) کہ خدا تعالیٰ نے مجھے موقعہ تو دیدیا۔ اور میں امید رکھتا ہوں۔ کہ میرے شفیق اور مہربان مرشد کی دعائیں گوارا نہ کرینگی کہ میں آپ سے زیادہ عرصہ کے لئے دور رہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھے پھر موقعہ دیگا کہ میں اپنے رفقاء کے ساتھ اسی طرح کام کروں۔ اپنے کام کے متعلق مجھے خوب احساس ہے کہ میں اس طرح نہ کرسکا جس طرح مجھے کرنا چاہئے تھا۔ اس کی دو وجہیں تھیں ایک تو یہ کہ میں بچپن سے اس طرح نہ سدھایا گیا تھا۔ کہ سلسلہ کے کام بخوبی کر سکتا۔ میری تربیت حکومت کے رنگ میں کام کرنے کے متعلق ہوئی تھی۔ مگر یہاں اس طرح کا کام نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ یہاں خادم بن کر عزت حاصل کی جاسکتی ہے۔ سرکاری محکموں میں حکومت کے ذریعہ ایک لڑکا بھی کام چلا لیتا ہے۔ مگر یہاں کام کرنے کے لئے روحانی تربیت کی ضرورت ہے۔ پس اس کام میں اور اس کام میں جو ساری عمر کرتا رہا۔ بہت فرق تھا۔ اسی وجہ سے میں اس طرح نہ کرسکا۔ جس طرح کرنا چاہئے تھا۔ اور جس طرح میں کرنا چاہتا تھا تاہم خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اس نے مجھے موقعہ دیا۔ اور میں نے یہ فخر حاصل کیا ذاتی طور پر میری یہ قطعاً خواہش نہ تھی۔ کہ یہاں سے جاؤں مگر اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ میرے آقا نے کن مصلحتوں کے ماتحت پسند فرمایا۔ اور چند روز کے لئے مجھے جدا کیا۔ میں تو چند روز کے لئے ہی کہوں گا میں ایک بار پھر اعتراف کرتا ہوں۔ کہ میں اپنے نفس کی کمزوری کی وجہ سے اچھی طرح کام نہ کرسکنے کی وجہ سے شرمندہ ہوں۔ اور آپ سے دعا اور معافی کا خواستگار ہوں۔ ممکن ہے۔ میں کبھی آپ کے لئے تکلیف کا موجب ہوا ہوں۔ پھر یہ بھی درخواست کرتا ہوں۔ کہ میرے پیچھے بھی آپ حضور سے میرے لئے دعا کی درخواست کرتے رہیں۔ اور حضور کے آگے تو میں سراپا التجا ہوں۔ میں نے حضور کے سایہ عاطفت اور دعاؤں میں پرورش پائی ہے۔ اور آئندہ بھی اس کا محتاج ہوں۔ اور اس وقت تک محتاج ہوں۔ جب تک حضور کے ہاتھ کی مٹی لے کر دنیا سے نہ جاؤں۔

(الفضل ۱۶۔ اگست ۱۹۳۰)

تقویٰ شعار لوگ

یہ سلسلہ بیعت محض بامراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق (دین حق) کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور بابرکت کلمہ وحدہ پر متفق ہونے کے (دین حق) کی پاک اور مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبشر احمد خالد

دعوت الی اللہ کے حکیمانہ طریق

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب ہم کسی کے سامنے کوئی نئی بات پیش کر کے اس کے قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں تو عموماً تین طریقے برتتے ہیں یا تو اس بات کے ثبوت اور تائید میں کچھ دلنشین دلیلیں پیش کرتے ہیں یا اس کو مخلصانہ نصیحت کرتے ہیں اور موثر انداز سے اس کو نیک و بد اور نشیب و فراز سے آگاہ کرتے ہیں۔ یا یہ کرتے ہیں کہ اس کی دلیلوں کو مناسب طریقہ سے رد کرتے ہیں اور اس کی غلطی کو اس پر واضح کرتے ہیں۔

پہلے طریقے کا نام حکمت دوسرے کا موعظہ حسنہ اور تیسرے کا نام جدال بطریق احسن ہے۔ دعوت کے بنیادی طور پر یہی تین طریقے ہیں۔ جن کی عملی تصویر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات میں ملتی ہے۔

دعوت الی اللہ خواہ قولی ہو یا فعلی دونوں کا انداز ایسا ہونا چاہئے کہ مخاطبوں کے دلوں میں حق سرایت کر جائے اور وہ حق کی طرف جھک پڑیں۔ اسی طرح داعی الی اللہ کا طرز عمل بلکہ ہر نقل و حرکت بھی ایسی ہونی چاہئے۔ جس سے لوگ حق کی طرف رجوع کرنے لگیں۔ حکمت عملی سے ان کے دلوں میں دین حق پر وثوق اور یقین پیدا ہو۔ عملی موعظت سے ان میں قناعت قلبی ہو اور عملی مجادلت سے ان کے شکوک و شبہات کا قلع قمع ہو جائے۔

۱۔ حکمت عملی حکمت کو اس طریق کار میں اولین حیثیت حاصل ہے۔

حکمت کا مطلب ہے اندھا دھند بے وقوفوں کی طرف دعوت الی اللہ نہ کی جائے بلکہ دانائی کے ساتھ مخاطب کی ذہنیت۔ استعداد اور حالات کو سمجھ کر نیز موقع محل کو دیکھ کر بات کی جائے۔ جس شخص یا گروہ سے ملیں پہلے اس کے مرض کی تشخیص کی جائے۔ پھر ایسے دلائل سے اس کا علاج کیا جائے جو اس کے دل و دماغ کی گہرائیوں سے اس کے مرض کی جڑ نکال سکتے ہوں۔ حکمت ایک جامع اصطلاح ہے اور اس کے تحت وہ تمام طرزہائے عمل آجاتے ہیں جو مخاطب کو قبول حق پر آمادہ کریں۔ مثلاً موقع و محل کا لحاظ۔ مخاطب کی نفسیات اور عقلی دلائل وغیرہ۔

(i) موقع و محل دعوت الی اللہ بلاشبہ ایک سچے جذبہ اور حقیقی لگن کی متقاضی ہے لیکن جوش جنون میں موقع و محل کا لحاظ نہ کرنا سخت مضر ہے مثلاً ایک داعی حق کو ان تمام اوقات میں دعوت حق سے اعراض کرنا چاہئے۔ جب مخاطب اعتراض اور نکتہ چینی کی طرف مائل ہو۔

اسی طرح ایسے مواقع سے داعی کو اعراض کرنا چاہئے جب مخاطب اپنی کسی ایسی دلچسپی میں منہمک ہو جس کو چھوڑ کر دعوت حق کی طرف متوجہ ہونا اس کی طبیعت پر گراں گزرے۔

حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے کہا! کہ لوگوں کو جمعہ جمعہ وعظ کیا کرو۔ اگر اس سے زیادہ کرنا ہو تو ہفتہ میں دوبار اگر اس سے بھی زیادہ کرنا ہو تو تین بار اور لوگوں کو اس قرآن سے بیزار نہ کرو۔ اور ایسا نہ ہو کہ تم لوگوں کے پاس ایسے وقت میں آؤ جب وہ اپنی کسی اور دلچسپی میں مصروف ہوں۔ اور اس وقت ان کو وعظ سنانا شروع کر دو۔ اور اس کا نتیجہ بیزاری ہو۔ ایسے مواقع پر خاموش رہو۔ یہاں تک کہ لوگ تم سے خواہش کریں۔ تو ان کو سناؤ تاکہ تمہارا وعظ رغبت سے سنیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۶)

(ii) مخاطب کی نفسیات دوسری اہم بات جسے ایک داعی کو ہمیشہ مد نظر رکھنا چاہئے۔ وہ مخاطب کی استعداد اور نفسیاتی کیفیات ہیں۔ مثلاً عام مخاطب کی ذہنی استعداد کو ملحوظ نہ رکھتے ہوئے منطقی استدلال اور فلسفیانہ بحثیں شروع کر دی جائیں یا کسی دانشور سے گفتگو کرتے ہوئے بے رنگ۔ بے ڈھب انداز گفتگو اختیار کیا جائے۔ بلکہ لوگوں سے ان کی ذہنی استعداد کے مطابق بات کی جائے۔ دعوت حق کے بعض شدید تقاضے ہوتے ہیں اور بعض سہل۔ داعی کو آغاز ہی میں وہ تمام باتیں بیان نہیں کرنی چاہئیں جن سے اکتاہٹ اور تنفر پیدا ہو۔

پھر مخاطب کی کمزوریوں کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے۔ داعی کو کسی حال میں بھی اپنے مخاطب کے اندر حمیت و جاہلیت کے بھڑکنے کا موقع نہیں پیدا ہونے دینا چاہئے۔ مخاطب کے معتقدات و روایات کے بارے میں محتاط انداز بیان اختیار کرنا چاہئے۔ کیونکہ اندھی وابستگی کے باعث بعض اوقات وہ بالکل غیر متوازن ہو جاتا ہے۔

داعی حق کو ان تمام باتوں سے اعراض کرنا چاہئے جو عصبیت اور جاہلیت کو بھڑکانے والی اور مخاطب کو عناد و اختلاف کی راہ پر ڈال دینے والی ہوں۔

اسی طرح مخاطب کی نفسیات کا لحاظ رکھتے ہوئے اس امر کا بھی خیال کیا جائے کہ مخاطب کے معاشرتی و سیاسی مرتبہ کو بھی نظرانداز نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس کا غلط پندار بسا اوقات اسے حق بات کے سننے سے روک دیتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کو اسی پہلو سے ہدایت کی گئی تھی کہ فرعون کے پاس جاؤ۔ کیونکہ وہ سرکش ہو گیا ہے اور اس سے نرمی سے بات کرنا تاکہ وہ نصیحت حاصل کرے یا خدا کا خوف محسوس کرے۔

(iii) تدریج حکمت کے ضمن میں ایک اور حقیقت کو نظرانداز نہیں کرنا چاہئے۔ اور وہ ہے . تدریج کسی قوم کو دعوت دیتے وقت تمام احکام کا بوجھ یکبارگی اس کی گردن پر نہ ڈالا جائے۔ بلکہ رفتہ رفتہ وہ اس کے سامنے پیش کئے جائیں پہلے توحید و رسالت اور دیگر عقائد کو پیش کرنا چاہئے اس کے بعد عبادات کو۔ عبادات میں بھی اہم پھر اہم تر کے اصول کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

فرمایا اے رسول! تو اہل کتاب کو پہلے ان باتوں پر اتفاق رائے کی دعوت دے جو دونوں فریقوں کے درمیان مشترک حیثیت رکھتی ہیں۔ یعنی پہلے توحید الٰہی کے پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو نیکی دعوت دے۔ دعوت الی اللہ میں اصل مقصود ہی افراد کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے طلب پیدا کرنا ہے۔ انبیاء و مصلحین کے طریق دعوت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے بگاڑ کا اصل سبب اللہ تعالیٰ سے رابطے کی کمی کمزوری یا انقطاع ہے۔ اور خدا کی ذات پر کامل یقین کے بعد باقی مسائل کو حل کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔

۲۔ موعظہ حسنہ دعوت الی اللہ کے لئے دوسری بنیادی چیز موعظہ حسنہ ہے۔ اس سے مراد عمدہ نصیحت کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ مخاطب کو صرف دلائل ہی سے مطمئن کرنے پر اکتفاء نہ کیا جائے۔ بلکہ اس کے جذبات کو بھی اپیل کی جائے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ نصیحت ایسے طریقے سے کی جائے جس سے دل سوزی اور خیر خواہی ٹپکتی ہو۔ اور مخاطب کو یہ محسوس ہو کہ ناصح کے دل میں اس کی اصلاح کے لئے تڑپ موجود ہے۔ اور وہ حقیقت میں اس کی بھلائی چاہتا ہے۔

جذبات انسانی شخصیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور اگر کوئی بات کسی کے جذبات کو مسخر کر جائے تو عقل کی فلسفہ طرازیاں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں۔ اور جذبات کو اپیل کرنے کے لئے ہمدردی خلق کلید کی حیثیت رکھتی ہے۔

مجادلہ حسنہ مجادلہ سے مراد دلائل کا باہمی ردو بدل ہے۔ جس سے مخاطب کو مطمئن کرنے کے لئے اس کے دلائل کا جواب دیا جاتا ہے۔ مزید ایسا مثبت استدلال کیا جاتا ہے جو فریق ثانی کو قبول حق پر آمادہ کر سکے۔ اس کی نوعیت محض مناظرہ بازی۔ اور عقلی کشتی اور ذہنی دنگل کی نہ ہو۔ اس میں کج بحثیاں اور الزام تراشیاں اور چوٹیں اور پھبتیاں نہ ہوں۔ اس کا مقصود فریق مخالف کو چپ کرا دینا اور اپنی زبان آوری کے ڈنکے بجا دینا نہ ہو بلکہ اس میں شیریں کلامی ہو۔ اعلیٰ درجہ کا شریفانہ اخلاق ہو۔ معقول اور دل لگتے دلائل ہوں۔ مخاطب کے اندر ضد اور ہٹ دھرمی پیدا نہ ہونے دی جائے۔ سیدھے سیدھے طریقے سے اس کو بات سمجھانے کی کوشش کی جائے۔ اور جب محسوس ہو کہ وہ کج بحثی پر اتر آیا ہے تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ تاکہ وہ گمراہی میں اور زیادہ دور نہ نکل جائے۔

مجادلہ در حقیقت نام ہے اس بات کا کہ اپنی بات منوانے کے لئے مخاطب پر محبت۔ اعتماد حسن اخلاق اور حسن استدلال سے گھیرے ڈالے جائیں۔ یہاں تک کہ وہ داعی کی دلسوزی اس کی بے لوثی اور اس کے اخلاص سے متاثر ہو کر اس کی بات کی صداقت پر غور کرنے اور اس کو تسلیم کرنے پر آمادہ ہو جائے۔

متقی پر خدا کی تجلّی اور سایہ ہوتا ہے

○ تقویٰ والے پر خدا کی ایک تجلّی ہوتی ہے۔ وہ خدا کے سایہ میں ہوتا ہے۔ مگر چاہئے کہ تقویٰ خالص ہو اور اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ ہو ورنہ شرک خدا کو پسند نہیں اور اگر کچھ حصہ شیطان کا ہو تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ سب شیطان کا ہے خدا کے پیاروں کو جو دکھ آتا ہے وہ مصلحت الٰہی سے آتا ہے، ورنہ ساری دنیا اکٹھی ہو جائے۔ تو ان کو ایک ذرہ بھر تکلیف نہیں دے سکتی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب

محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے فرزند تھے۔ ۲۳۔ فروری ۱۹۸۵ء کو کراچی میں بعمر ۷۲ سال وفات پاگئے۔ آپ کا جنازہ اسی روز ربوہ لایا گیا اور اگلے روز ۲۴۔ فروری کو بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

محترم صاحبزادہ صاحب جولائی ۱۹۱۳ء میں پیدا ہوئے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک پاس کیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کیا اور اس کے بعد آپ مزید تعلیم کے لئے انگلستان تشریف لے گئے اور وہاں سے بار ایٹ لاء کی ڈگری حاصل کی۔

تعلیم سے فراغت کے بعد اپریل ۱۹۴۰ء میں آپ کی شادی حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی سب سے بڑی صاحبزادی محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ پہلے آپ مشہور جہازران کمپنی میکن اینڈ مکنزی کلکتہ میں کئی سال اعلیٰ عہدہ پر فائز رہے۔ اس عرصہ میں آپ نے دو مرتبہ امیر جماعتہائے احمدیہ بنگال کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔

پارٹیشن سے کچھ عرصہ قبل آپ ملازمت سے سبکدوش ہو کر قادیان واپس تشریف لے گئے۔ اور اس پر آشوب دور میں اہم جماعتی خدمات سرانجام دیں۔ ۱۶۔ نومبر ۱۹۴۷ء کو قادیان سے آخری قافلہ کے پاکستان آنے کے بعد آپ قادیان میں ہی بطور درویش مقیم رہ کر جماعتی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ نے وہاں ساڑھے چار ماہ تک بطور ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کام کیا۔ قادیان سے پاکستان آنے کے بعد آپ نے کچھ عرصہ لاہور ربوہ اور سرگودھا میں قیام کیا پھر آپ مشرقی پاکستان تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے اولاً" اصفہانی کنسرن میں ملازمت کی۔ پھر مشرقی پاکستان کے نرائن گنج، چیمبر آف کامرس کے ساتھ بطور سیکرٹری منسلک رہے۔ آپ کی ہی مساعی سے وہاں پاکستان رائفل ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا۔ سات سال تک آپ رائفل اور پستول کی نشانہ بازی کے چیمپئین رہے۔ دو دفعہ اولمپک گیمز میں اور ایک دفعہ ایشین گیمز منعقدہ ٹوکیو کے نشانہ بازی کے مقابلوں میں پاکستان کی نمائندگی کی۔ سقوط ڈھاکہ سے معاً قبل آپ وہاں سے کراچی تشریف لے گئے تھے۔ جہاں آپ وفات تک مقیم رہے۔ آپ جامع الصفات شخصیت کے مالک تھے۔ بہت حلیم الطبع اور درویش صفت واقع ہوئے تھے۔ غرباء پروری کا مادہ آپ میں بدرجہ اتم پایا جاتا تھا۔ بہت خلیق ہمدرد اور دعاگو بزرگ تھے۔

(ماہنامہ تحریک جدید مئی ۱۹۸۵ء)

محترم مولانا نور الحق انور صاحب

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت مخلص خادم اور سابق مربی سلسلہ امریکہ، کینیا، فجی محترم مولانا نور الحق انور صاحب مورخہ ۴۔ فوری ۱۹۸۵ء چار بجے صبح دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر قریباً ۶۴ برس تھی۔

آپ کا جنازہ اسی روز عصر کے بعد البیت المبارک ربوہ میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے پڑھایا اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر آپ کے پرانے ساتھی اور مربی سلسلہ محترم مولانا محمد شریف صاحب نے دعا کرائی۔

آپ کے پسماندگان میں ان کی بیوہ کے علاوہ تین لڑکے مکرم منیر الحق صاحب لندن، مکرم شمس الحق صاحب اور مکرم مبارک حسن صاحب اور دو بیٹیاں عزیزہ منیرہ اور عزیزہ طاہرہ شامل ہیں۔ اور مکرم منیر الحق صاحب کے علاوہ تمام بچے غیر شادی شدہ ہیں۔

مولانا نور الحق انور صاحب حضرت میاں علی محمد صاحب درویش قادیان کے صاجزادے اور مکرم نذیر احمد صاحب اور مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر------- قادیان کے چھوٹے بھائی تھے۔ ۲۰۔ دسمبر ۱۹۲۰ء کو ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ احمدیہ قادیان اور جامعہ احمدیہ قادیان میں حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے ۱۹۴۰ء میں مولوی فاضل اور ۱۹۴۱ء میں میٹرک (انگلش) کیا۔ ۱۹۴۵ء سے خدمت دین کے میدان میں داخل ہوئے اور ۱۹۷۵ء تک خدمات انجام دیتے رہے۔ ۲۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء سے ۱۲۔ اپریل ۱۹۵۰ء تک کینیا مشرقی افریقہ میں خدمات انجام دیں۔ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۴ء تک مرکز سلسلہ میں بطور نائب وکیل التبشیر متعین رہے۔ ۱۹۵۴ء سے ۱۹۷۸ء تک امریکہ میں خدمت دین کا فریضہ انجام دیا۔ بعد میں دوبارہ کینیا تشریف لے گئے اور ۲۔ جولائی ۱۹۶۱ء سے ۷۔ دسمبر ۱۹۶۴ء تک خدمات انجام دیں۔ اس کے بعد ۲۶۔ فروری ۱۹۶۷ء سے ۲۔ جون ۱۹۶۸ء تک بطور انچارج مربی فجی خدمات انجام دیں۔ ۱۹۶۸ء سے ۱۹۷۵ء تک جامعہ احمدیہ میں بطور پروفیسر خدمات انجام دیتے رہے۔

مرکز سلسلہ میں قیام کے دوران ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۰ء تک رسالہ خالد کے ایڈیٹر رہے۔ اور خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں دیگر اہم عہدوں پر فائز رہے۔ ۱۹۵۶ء میں قیام امریکہ کے دوران عبرانی اور سپینش زبانوں کے کورسز اور عبرانی میں خصوصاً شاندار کامیابی حاصل کی۔ ۱۹۵۸ء میں جزائر فجی میں مشہور پادری عبدالحق سے مباحثہ کیا اور شاندار کامیابی حاصل کی محترم مولانا صاحب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام تقاریر محمود شائع کروائیں۔

مولانا صاحب کئی سالوں سے دل کے مریض چلے آرہے تھے۔ ایک ماہ قبل فالج کا بھی حملہ ہوا تھا۔ جس سے بڑی حد تک صحت یاب ہو گئے تھے۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے ازراہ شفقت لندن میں جنازہ غائب پڑھایا۔ اس کے علاوہ فرینکفرٹ و دیگر مقامات پر بھی جنازہ غائب ادا کیا گیا۔

(ماہنامہ تحریک جدید مئی ۱۹۸۵)

فاروق احمد لاہور چھاؤنی

محترمہ صالحہ فاطمہ صاحبہ

میری والدہ محترمہ صالحہ فاطمہ صاحبہ زوجہ غلام محمد صاحب جو کہ میاں فضل محمد صاحب (ہرسیاں والے) کی بیٹی تھیں یکم اپریل ۱۹۹۳ء کو وفات پاگئیں۔ ۲۔ اپریل کو بعد از جمعہ جنازہ پڑھا گیا۔ اس دن مجلس مشاورت کی وجہ سے بیت اقصیٰ میں ہزاروں لوگوں نے جنازہ پڑھا۔ آپ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ میرے والد محترم غلام محمد صاحب جوانی ہی میں وفات پاگئے تھے (غالباً یہ ۱۹۳۸ء کی بات ہے) اس وقت ہم تین بہن بھائی تھے اور اس وقت میری چھوٹی ہمشیرہ کی عمر ۲۱ دن تھی۔ تب والدہ صاحبہ نے نہایت ہمت اور دلیری کے ساتھ جو کہ محض خداداد تھی ہماری تعلیم و تربیت کا کام تن تنہا سنبھالا ہماری تعلیم اور صحت کے بارہ میں کبھی کوئی کمی نہ آنے دی جب ملک کا بٹوارہ ہوا تو میرے بڑے بھائی محترم چوہدری سمیع اللہ صاحب ۳۱۳ خدام کے ساتھ قادیان میں ہی رہ گئے۔ والدہ خاکسار اور میری چھوٹی ہمشیرہ تمام دوسرے ساتھیوں کی طرح بے سروسامانی کی حالت میں پاکستان آگئے مجھے خوب یاد ہے کہ یہ عرصہ والدہ صاحبہ نے خدا کے فضل کے ساتھ نہایت صبر اور ہمت کے ساتھ گزارا۔ آپ بہت عبادت گزار تھیں اور قادیان میں صبح کی عبادت کے وقت ہاتھ کی چکی کے ساتھ آٹا پیس کر اور اس کا ناشتہ کروا کر ہم کو سکول بھجوایا کرتی تھیں۔ میرے خالہ زاد بھائی محترم نسیم سیفی صاحب ان واقعات کے راوی ہیں کہ ایک دفعہ والدہ صاحبہ حضرت اماں جان کو ملنے ان کے گھر گئیں۔ حضرت اماں جان والدہ صاحبہ کو دیکھتے ہی اپنے کمرہ کے اندر تشریف لے گئیں اور تیل کی ایک بوتل کے ساتھ باہر آئیں اور فرمایا کہ صالحہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہارے سر پر تیل لگا رہی ہوں۔ اس لئے آؤ اب میں وہ خواب پوری کرتی ہوں اور یوں والدہ محترمہ کے سر پر حضرت اماں جان نے تیل لگایا۔ اللہ اللہ۔ کیا شان ہے دوسرا واقعہ بھی حضرت اماں جان کے متعلق ہے جب والد صاحب فوت ہوئے تو حضرت اماں جان بھی ہمارے گھر تشریف لائیں اس وقت حضرت اماں جان کی طبیعت کچھ ناساز تھی آپ نے اس کا اظہار فرمایا۔ اس پر حضرت اماں جان کے ساتھ آئی ہوئی ایک خاتون نے کہا کہ اگر آپ کی طبیعت خراب تھی تو آپ نہ آتیں۔ اس پر حضرت اماں جان نے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں کہ صالحہ فاطمہ اس عورت کی بیٹی ہے جو مجھ سے عشق کی حد تک محبت کرتی تھیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں نہ آتی۔

والدہ صاحبہ نے ہم تینوں بچوں پر تمام عمر قربان کر دی اچھی تعلیم دلوائی۔ اور بے پناہ قربانی اور محنت سے ہمیں کبھی والد صاحب کی کمی محسوس نہ ہونے دی ہم بچوں کو ہمیشہ اعلیٰ عادات کی تلقین کی۔ بلکہ وفات کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ وہ یوں کہ میں ایک دفعہ بہشتی مقبرہ گیا قبر پر دعا کے وقت انتہائی رقت طاری ہوئی اور خوب رویا۔ تب مجھے یوں لگا جیسے والدہ صاحبہ فرما رہی ہوں کہ فاروق دیکھو یہ نہیں صحیح طریق اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑانے کا۔ جس طرح تم میرے لئے رو رو کر دعا کرتے ہو۔ اس سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاؤ تا تمہاری زندگی اور آخرت سنور جائے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ والدہ محترمہ کو جنت میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر عطا کرے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے میری ایک بہن (قانتہ ثریا بیگم میجر اختر سلطان ہے اور ایک بھائی چوہدری سمیع اللہ صاحب شفا میڈیکو ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

نون سین

اسرائیل پی ایل او بات چیت

گذشتہ سوموار کے روز تابا (مصر) میں اسرائیلیوں اور تنظیم آزادی فلسطین کے نمائندوں میں گفتگو دوبارہ شروع ہوئی یہ گفتگو اسرائیلیوں کے اپنی فوجوں کو ان علاقوں سے نکالنے کے پروگرام کے متعلق ہے جہاں کچھ عرصہ بعد فلسطینیوں کو حق خودارادیت دیا جارہا ہے۔ اسرائیلی نمائندے نے رپورٹروں کو بتایا کہ فوجی جرنیلوں نے اپنی تجاویز پیش کردی ہیں کہ وہ مقبوضہ علاقے یعنی غازہ پٹی سے کس طرح اپنی نفری کو نکالیں گے اگرچہ رپورٹروں کو تفاصیل تو نہیں بتائی گئیں۔ لیکن یہ بات کہ اس سلسلے میں گفت وشنید شروع ہو گئی ہے پر امید کیفیت کا اظہار کرتی ہے۔ فلسطینی ذرائع نے بتایا ہے کہ اسرائیلی فوج کو فلسطینی شہروں اور مہاجرین کے کیمپوں سے باہر نکالنے کی تجویز کی تفاصیل نقشوں کے ذریعے ان اجلاسوں میں پیش کی جارہی ہے۔ فلسطینی نمائندے نے کہا کہ ان کی تنظیم بھی اپنی تجاویز ایک دوروز میں پیش کردے گی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ اسرائیل کے پیش کردہ نقشوں کے متعلق ان کا کیا خیال ہے تو انہوں نے اظہار رائے سے انکار کردیا۔ صرف اتنا کہا کہ ہم نے اسرائیلیوں کی بات سنی ہے۔ ان کے نقشے دیکھے ہیں اور ان پر ہمیں کئی رنگ نظر آئے۔ کہا جاتا ہے کہ اب تک کی گفت وشنید اچھے ماحول میں ہوئی ہے۔

حقہ بھی نقصان دہ ہے

ملتان میں اٹامک انرجی میڈیکل سنٹر کے ایک مطالعے میں بتایا گیا ہے کہ حقہ اور سگریٹ دونوں ایک ہی طرح ضرررساں ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ حقے کا دھواں پانی میں سے ہو کر منہ میں آتا ہے اس لئے وہ اپنی ضرررسانی کم کردیتا ہے لیکن اس مطالعے سے یہ ظاہر ہوا ہے کہ جس طرح سگریٹ نوشی نقصان دہ ہے اسی طرح حقہ بھی ضرررساں ہے۔ کہتے ہیں کہ ان دونوں سے ایک بے رنگ زہریلی گیس پیدا ہوتی ہے جس کا اثر کسی طرح کم نہیں ہوتا۔ اس مطالعے میں بتایا گیا ہے کہ حقے کا تمباکو تین ذرائع سے حاصل کیا گیا اور ان تینوں ذرائع کو استعمال کرکے جو نتیجہ نکلا ہے وہ اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ حقہ بھی اسی طرح مضر ہے جس طرح سگریٹ نوشی۔ اگرچہ حقہ پینے والوں کی تعداد میں خاصی کمی ہو گئی ہے لیکن پھر بھی ابھی تک پیا جارہا ہے۔ اور یہ سمجھ کر پیا جارہا ہے کہ اس کے نقصانات کم ہیں پاکستان میں خاص طور پر دیہاتی علاقوں میں حقے کا زیادہ رواج ہے اور سمجھا جاتا ہے کہ یہ بے ضرر سی عادت ہے لیکن سائنسی معیار پر اس مطالعہ نے ثابت کیا ہے کہ حقہ بھی ضرررساں ہے۔

سیکولرزم / جدیدیت

عالمی اسلامی یونیورسٹی کے ریکٹر ڈاکٹر افضل ظلہ نے کہا ہے کہ اسلام اور جدیدیت میں کسی قسم کا کوئی تضاد موجود نہیں ہے۔ تمام اسلامی ممالک نے اب ٹیکنالوجی کے حصول کے لئے کوششیں شروع کردی ہیں اور وہ سماجی فروغ کی طرف بھی قدم بڑھا رہے ہیں۔ آپ نے یہ بات اس موقعہ پر کہی جبکہ ایک جرمن سکالر ڈاکٹر زینڈ مین بیٹر نے اس موضوع پر لیکچر دیا کہ سیکولرازم کے بغیر بھی جدیدیت حاصل کی جاسکتی ہے۔ ڈاکٹر افضل ظلہ نے اس موقعہ پر کہا کہ اسلام محض ایک مذہب نہیں ہے بلکہ اس سے بہت زیادہ کچھ ہے۔ دنیا بھر میں جو بھی سوال اٹھ سکتے ہیں ان تمام کے جواب اس کے پاس موجود ہیں پروفیسر موصوف نے اپنے لیکچر میں بیان کیا کہ مسلمان اور مغرب دونوں کو ایک دوسرے سے کچھ نہ کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے اور اس وقت اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ دانشور آپس میں مل بیٹھ کر گفت وشنید کرلیں اور صدیوں پرانے اختلافات جو نفرت اور بے اعتمادی میں بدل چکے ہیں ان کو ختم کریں۔ پروفیسر موصوف نے متعدد مثالوں سے یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی کہ جدیدیت کے لئے سیکولرازم کی ضرورت نہیں ہے۔ کم از کم ایک اصول کے طور پر تو اس بات کو مانا ہی جاسکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مذہب کو سیاست سے الگ کرنا ایک وہم سے زیادہ کچھ نہیں۔ کیونکہ جہاں تک مذہبی امور کا تعلق ہے یہ انسانی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں اور ذہنی نشوونما میں بھی ان کا بہت بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔ انسان جو کچھ سوچتا اور کرتا ہے ان کی بنیاد وہی خیالات ہوتے ہیں جو مذہب پر سوچنے یا اس پر عمل کرنے سے پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ پروفیسر موصوف سیاسی، سماجی و سیاسی سائنس کے قاہرہ یونیورسٹی میں وزیٹنگ پروفیسر ہیں اور دنیا کے مختلف حصوں میں جاکر انفرادی اور اجتماعی مسائل کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ کا خیال ہے کہ سماجی اور اقتصادی خوشحالی بہتر سیاست کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپردازکی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ٢٩٢٩٠ میں رشیدہ بیگم زوجہ محمد اسحاق قوم چوہان پیشہ خانہ داری عمر ٥٣ سال بیعت ١٩٣٩ء ساکن مانگٹ اونچا ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ٩٢-٨-١٦ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے ١٠/١ حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ١۔ طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی ٣٦٠٠ روپے ٢۔ حق مہر ٣٠٠٠ روپے اس وقت مجھے مبلغ ١٠٠ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١٠/١ حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رشیدہ بیگم ساکن مانگٹ اونچہ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر ١ کریم بخش خالد انسپکٹر مال ربوہ گواہ شد نمبر ٢ مشہود احمد شاہد مربی سلسلہ مانگٹ اونچا ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر ٢٩٢٩١ میں حفیظاں بی بی زوجہ میرباز خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ٦٧ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ٩٣-٨-٢٥ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١٠/١ حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ١۔ ترکہ والد ٤ کنال زمین زرعی مالیتی ٢٥٠٠٠ روپے ٢۔ حق مہر ٥٠٠ روپے ٣۔ طلائی بالیاں وزنی ٢/١ تولہ مالیتی ٢٠٠٠ روپے اس وقت مجھے مبلغ ٢٠٠ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١٠/١ حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حفیظاں بی بی ڈیریانوالہ ضلع نارووال گواہ شد نمبر ١ مقصود احمد برادر موصیہ گواہ شد نمبر ٢ میرباز خان خاوند موصیہ وصیت نمبر ٢٣٣٣١

رپورٹ تفریحی پروگرام

واقفین نو محلّہ دارالرحمت

شرقی (ب) ربوہ + رحمت بلاک

ربوہ

(i) مورخہ ٩٣-١٠-٢٢ بروز جمعۃ المبارک صبح ٩ بجے بذریعہ منی بس واقفین نو دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے باغ واقع احمد نگر پہنچے۔

یہ پروگرام مکرم عبدالرشید تبسم صاحب سیکرٹری وقف نو دارالرحمت شرقی (ب) نے تشکیل دیا۔ مکرم عبدالحلیم شرر صاحب نے بطور مرکزی نمائندہ شرکت کی۔

اس پروگرام میں ٢٥ واقفین نو اور ٢٠ مائیں شامل ہوئیں۔ مکرم میاں اعجاز احمد صاحب قائم مقام سیکرٹری وقف نو ربوہ بھی شامل ہوئے۔ پردے کا خصوصی انتظام کیا گیا۔ کلوا جمیعا" کے بعد کھیلیں ہوئیں۔

(ii) مورخہ ٩٣-١٠-٢٩ بروز جمعۃ المبارک بیوت الحمد ربوہ میں رحمت بلاک ربوہ کا تفریحی پروگرام ہوا جس میں مکرم میاں اعجاز احمد صاحب قائم مقام سیکرٹری وقف نو ربوہ مہمان خصوصی تھے۔ اور مکرم امان اللہ صاحب امجد نمائندہ وقف نو شامل ہوئے۔ کلوا جمیعا" کے بعد بچوں کا نہایت دلچسپ مقابلہ رسہ کشی ہوا۔ رحمت شرقی (ب) اور رحمت شرقی (ا) کی ٹیمیں بالترتیب اول اور دوم قرار پائیں۔ اس پروگرام کی ویڈیو فلم تیار کی گئی۔ آخر میں میاں اعجاز احمد صاحب مہمان خصوصی نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اور مکرم مبارک احمد نجیب صاحب صدر محلّہ نے دعا کروائی۔

خدا تعالیٰ پر ہمارا احسان نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ وہ ہمیں مال دیتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ میری راہ میں خرچ کرو اور ثواب حاصل کرو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمود احمد صاحب بشیر امیر جماعت احمدیہ ضلع جھنگ کی چچی محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا نذیر احمد صاحب علی دس بارہ دن سے بعارضہ قلب بیمار ہیں اور نیو جرسی امریکہ کے ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم عبد المجیب شاہد مربی سلسلہ ضلع قصور کی والدہ محترمہ مورخہ ۳۔ نومبر ۹۳ء سے بوجہ بلڈ پریشر، شوگر اور معدہ کی تکلیف فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم نور الحق مظہر صاحب مغل پورہ لاہور عرصہ تین سال سے بیمار ہیں اور بہت کمزوری ہے۔

○ مکرم محمد احسن اجمل ولد محمد اسلم صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ دو ہفتے سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب طاہر میڈیکل ہال گجرات کو اللہ تعالیٰ نے شادی کے ۱۳ سال بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے حضور اقدس نے ازراہ شفقت بچے کا نام "عفیف احمد" عطا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبد الکریم افغان صاحب کی ہمشیرہ محترمہ زینب بیگم صاحبہ بنت مکرم غلام رسول صاحب افغان رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بیوہ محترم محمد شہزادہ خان صاحب سابق استاد مدرسہ احمدیہ قادیان مورخہ ۲۔ نومبر ۹۳ء قریباً ۸۰ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ پیدائشی احمدی تھیں اور موصیہ تھیں۔ قادیان میں میٹرک پاس کرنے کے بعد وہاں اور پھر احمد نگر میں جماعت کی مختلف رنگ میں خدمت کرتی رہیں۔ مورخہ ۳۔ نومبر کو صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے سامنے آپ کا جنازہ مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے دعا کروائی۔

احباب سے آپ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

داخلہ ٹیسٹ

○ ۱۔ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ جونیئر سیکشن میں داخلہ ٹیسٹ و انٹرویو برائے طلباء و طالبات مورخہ ۲۔ دسمبر ۱۹۹۳ء بروز جمعرات بوقت ۸ تا ۱۲ بجے ہوگا۔

۲۔ داخلہ ٹیسٹ میں طلباء و طالبات کی شمولیت Prep تا پنجم ہوگی۔ علاوہ ازیں 6th کلاس میں صرف طالبات ایڈمشن لے سکتی ہیں۔

۳۔ ایڈمشن فارم بمعہ برتھ سرٹیفکیٹ نصرت جہاں اکیڈمی جونیئر سیکشن کے دفتر میں مورخہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۹۳ء تک جمع کرائے جائیں۔

۴۔ کوئی ایڈمشن فارم برتھ سرٹیفکیٹ کے بغیر نہیں لیا جائے گا۔

۵۔ پریپ (Prep) کلاس کے لئے طلباء و طالبات کی عمر ساڑھے چار سال تا پانچ سال ہونی چاہئے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

گمشدہ چابیوں کا گچھا

○ ایک عدد چابیوں کا گچھا ناصر آباد سے ملا ہے جس دوست کا ہو نشانی بتا کر دفتر صدر عمومی سے حاصل کر لیں۔

گمشدہ کرنسی نوٹ

○ ایک عدد پانچ صد روپے کے نوٹ کا نصف حصہ موجود ہے۔ اس کا دوسرا حصہ ربوہ میں کہیں گر گیا ہے۔ اس کا نمبر U4332696 ہے جس دوست کو ملے براہ کرم دفتر صدر عمومی میں پہنچاویں۔

صدقات برائے نادار مریضان

صدقات بلاؤں کو ٹال دیتے ہیں اور ناگہانی آفات سے بچاتے ہیں فضل عمر ہسپتال میں نادار مریضوں کا علاج احباب جماعت کے صدقات وعطیات سے ہوتا ہے۔

احباب جماعت سے اس مد میں فراخدلی سے عطیات دینے کی گذارش ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

نمایاں کامیابی

عزیز یاسر اقبال سیفی متعلم جماعت کراچی سے لکھتے ہیں:۔

○ خدا کے فضل و کرم سے اس سال میں (یاسر اقبال سیفی ولد محمد اقبال سیفی ولد نسیم سیفی) نے کراچی پبلک سکول سے جماعت نہم میں کل ۴۲۵ میں سے ۳۷۹ نمبر یعنی ۹۰۲% نمبر حاصل کر کے اپنی کلاس میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کیمسٹری (Chemistry) میں ۹۸ نمبر حاصل کر کے بورڈ میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ میری اس کامیابی کا تذکرہ **الفضل** میں ضرور ہو تاکہ احباب جماعت اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ میٹرک میں بھی اچھی پوزیشن حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مستحق ذہین طلبہ کے لئے "شعبہ امداد طلبہ" میں اعانت کریں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں۔ جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط باد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں۔ جبتک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔

اعانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن او نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے پھلتا رہے گا۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

یاد دہانی رپورٹ کارروائی

یوم تحریک جدید

۲۲۔ اکتوبر ۹۳ء

○ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کا فیصلہ کہ "وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے"۔

اس کی تعمیل میں امراء اضلاع اور صدر جماعتہائے احمدیہ کو ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء "یوم تحریک جدید" منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔

امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ براہ کرم "یوم تحریک جدید" کی رپورٹ جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

اگر کسی وجہ سے ۲۲۔ اکتوبر کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جاسکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ پر "یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

بقیہ : ص ۱

عبد الرزاق بٹ صاحب کا نواسہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ وقف نو کے تمام بچوں کو نیکی، تقویٰ اور خدمت خلق کے اعلیٰ معیار پر قائم فرمائے اور انہیں اقوام عالم کے لئے امن و سلامتی کا پیغامبر بنائے۔

○ میرے داماد عزیزم عبد الرزاق بٹ صاحب مربی سلسلہ کے ہاں ۱۷/ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو پانچویں بیٹی تولد ہوئی ہے۔ اس کا نام "امتہ السلام" تجویز ہوا ہے۔ بچی کے نیک بخت اور بلند اقبال ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ہر ایک کے ساتھ پیار اور محبت اور عزت اور احترام کے ساتھ ملو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۷- نومبر- سردی کا آغاز ہو رہا ہے
ربوہ کا درجہ حرارت :
۲۶ درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) اور اس کی حلیف پارٹیوں نے قائم مقام صدر وسیم سجاد کو صدارت کے لئے باضابطہ طور پر اپنا امیدوار نامزد کر دیا ہے۔ یہ فیصلہ مسلم لیگ (ن) اور اس کی حلیف سیاسی جماعتوں کی پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں کیا گیا۔ لیگ کے دیگر امیدوار سرتاج عزیز، گوہر ایوب، عبدالمجید ملک اور سید افتخار گیلانی ریٹائر ہو گئے۔

○ صدارتی امیدواروں نوابزادہ نصراللہ خان اور نواب اکبر بگتی کو صدارتی انتخاب سے دستبردار کرانے کے سلسلے میں پیپلز پارٹی کی کوششیں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ نواب زادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ ہماری خواہش ہے کہ صدر غیر جانبدار ہو انہوں نے کہا کہ نواب اکبر بگتی سے میرا کوئی اختلاف نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم حتمی فیصلہ ۱۱- نومبر کو کریں گے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان ڈیموکریٹک فرنٹ کے امیدار فاروق لغاری صدارتی انتخاب میں کامیاب ہوں گے۔ دسویں بین الاقوامی صنعتی نمائش کی افتتاحی تقریب کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مرکز اور صوبوں میں ہمیں واضح اکثریت حاصل ہے۔

○ وفاقی وزیر برائے قانون انصاف اور پارلیمانی امور ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم کے خاتمہ کا بل براہ راست اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ اور ہم اس سلسلے میں مذاکرات کے چکر میں نہیں پڑیں گے۔ اس کے لئے عمومی اتفاق رائے موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری حکومت آرڈیننس جاری کرنے کی روایت کو ختم کرنے کی کوشش کرے گی اور صرف انتہائی مجبوری کے عالم میں کوئی آرڈیننس جاری کیا جائے گا۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان کشمیریوں کی ہر سطح پر امداد جاری رکھے گا۔ اور ہمیں امید ہے کہ کشمیری حق خود ارادیت استعمال کرتے ہوئے جلد اپنی الحاق پاکستان کی خواہش پوری کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا مسئلہ کشمیر ہماری اولین ترجیحات میں شامل ہے۔

○ آزاد جموں کشمیر کے صدر سردار سکندر حیات خان نے گذشتہ روز وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی اور کہا کہ مسئلہ کشمیر کو آپ کی طرف سے عالمی سطح پر اجاگر کرنے سے تحریک آزادی میں ایک نئی جان پڑ گئی ہے۔

○ ہفتہ کے روز آزاد کشمیر اور پاکستان سمیت دنیا بھر میں کشمیریوں نے یوم شہدائے کشمیر نہایت عقیدت واحترام سے منایا۔ اس موقعہ پر مختلف شہروں میں ریلیاں ہوئیں جن میں مقررین نے شہدائے جموں و کشمیر کی قربانیوں کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔

○ سری نگر کے رہائشی علاقہ صفاکدل میں آتشزدگی کی واردات میں سینکڑوں افراد کے زندہ جل کر شہید ہو جانے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ صفاکدل میں آگ لگنے سے پہلے بھارتی فوجیوں کی بڑی تعداد علاقہ میں دیکھی گئی۔ فوج نے لوگوں کے علاقہ سے نکلنے اور آگ بجھانے کی کارروائیوں میں رکاوٹ ڈالی۔ فوج نے صحافیوں کو بھی متاثرہ علاقہ میں داخل ہونے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اس کے علاوہ فوج نے سری نگر کے قریب پنج گورہ گاؤں بھی نذر آتش کر دیا۔

○ حزب المجاہدین کی مختلف کارروائیوں میں ۱۲- بھارتی فوجی ہلاک کر دئے گئے ہیں۔

○ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا ہے کہ بھارت جھڑپوں کی جھوٹی خبروں کی آڑ میں کشمیریوں کا قتل عام کر رہا ہے۔ دنیا میں انسانی حقوق کی سب سے زیادہ خلاف ورزیاں بھارت کی طرف سے کی جا رہی ہیں۔ اور مسلسل اپیلوں کے باوجود بھارت کے رویہ میں کوئی فرق نہیں پڑا۔

○ کراچی کی ایک خصوصی عدالت نے میر مرتضیٰ بھٹو کو ۱۸- نومبر تک ریمانڈ پر جیل بھجوا دیا ہے۔ میر مرتضیٰ بھٹو کو پی آئی اے کے طیارہ اغوا کیس میں پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کڑی نگرانی میں عدالت کے سامنے پیش کیا گیا۔ بیگم نصرت بھٹو بھی اپنے ساتھیوں سمیت عدالت میں موجود تھیں۔

○ وفاقی وزیر داخلہ جنرل (ریٹائرڈ) نصیراللہ بابر نے کہا ہے کہ حکومت مرتضیٰ بھٹو کے سلسلے میں قانونی ضابطے پورے کرے گی تاکہ کسی کو انگلی اٹھانے کا موقعہ نہ مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ مارشل لاء حکام نے ہائی جیکنگ کیس میں مرتضیٰ کو بری کر دیا تھا۔ البتہ شاہ بندر کیس سمیت ان پر ۶ کیس ہیں جن کی تفتیش ہو گی اور مقدمہ چلے گا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام پورہ اور آئی ٹن فور جیسے سنگین واقعات پر از سر نو غور کیا جائے گا۔

○ وفاقی وزیر خارجہ اور ملکی صدارت کے امیدوار فاروق لغاری نے کہا ہے کہ اب متفقہ امیدوار نہیں آئے گا۔ صدارت کے لئے اب مقابلہ ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے کسی غیر جانبدار شخص کو سامنے لانے سے انکار کر دیا تھا اور کہا تھا کہ متفقہ امیدوار ہمارے نامزد ناموں میں سے لیا جائے۔ ہم نے نوابزادہ نصراللہ، بلخ شیر مزاری، اکبر بگتی، حامد ناصر چٹھہ اور ملک قاسم کے نام تجویز کئے تھے۔

○ غلام اسحاق خان اور میر بلخ شیر مزاری کے دستبردار ہونے کے بعد تحریک استقلال نے اصغر خان کو متفقہ صدارتی امیدوار بنانے کی کوششیں تیز کر دی ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم بنائے بغیر ملک نہیں بچ سکتا انہوں نے کہا کہ میں پنجاب کے حقوق کے لئے آواز اٹھاؤں گا۔

○ لاہور کے قریب باراتیوں کی بس میں آتش بازی کا سامان دھماکہ سے پھٹ گیا جس سے ۲۵ افراد زخمی ہو گئے۔

○ سرگودھا خوشاب روڈ پر کوچ اور ویگن کے تصادم میں ۷- افراد جاں بحق اور ۲۰ زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں ۴ بچے بھی شامل ہیں حادثہ میں ویگن مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔

اعلان تعطیل

مورخہ ۹- نومبر ۱۹۹۳ء بروز منگل دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی۔ لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینجر)

خدام کیلئے سنہری موقعہ
۱- گھریلو کام کیلئے عمر کم سے کم ۴۵ سال
۲- آفس ورک کیلئے عمر کم سے کم ۲۵ سال
۳- ربڑ کا کام سیکھنے کیلئے لڑکے (دوران ٹریننگ ۸۰۰/- روپے ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ رہائش مفت ہو گی۔ "میاں بھائی"
پتہ برائے رابطہ: پٹھہ کمانی فیکٹری گلی نمبر ۵ نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون: ۲۷۴۷۴۷ - ۲۷۱۷۷۹ - ۲۷۰۹۳۶

ہاضمہ اور پیٹ کی تکالیف کا فوری علاج
DIGESTIN (TABLETS) ڈائی جسٹین
مستقل شفاء کیلئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے مثلاً پیٹ درد، گیس، ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کراتے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفا ہو گی۔
FLATULENCE CURE 20/- گیس کیور — COLIC CURE 20/- پیٹ درد کیور
PILES CURE 20/- بواسیر کیور — CONSTIPATION CURE 20/- قبض کیور
لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ فون: ۷۷۱ / ۶۰۶

پتہ

حبوب مفید اٹھراء ۳۰ گرام ۲۰/- ، ۶۰ گرام ۴۰/-
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/- روپے
زوجام عشق خاص ۶۰/- روپے
روشن کاجل ۵/- روپے
تریاق معدہ ۱۲/- روپے ، ۲۴/- روپے
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
NASIR
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۲۱۱۴۳۴ ، ۲۱۲۴۳۴